محبوط الحواس شخص ہی کر سکتا ہے۔ہمیں اگر اللہ تعالیٰ نے عقل وخرد، شعور اور تمیز سے نواز رکھا ہے تو اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ عمر عزیز کے قیمتی لمحات اور ایک ایک سیکنڈ سے آخرت کیلئے کوئی توشہ اور زادِ راہ جمع کرنے کی کوشش کریں۔اس لئے کہ آپ اور آپ کی زندگی چند گنے چنے دنوں سے عبارت ہے۔اگر ایک دن گزر گیا تو یقین کر لے کہ آپ کا کچھ حصہ ختم ہو گیا ہے۔لہذا اپنی زندگی کی قدر و قیمت کو پہچان لو۔

آپ اگر بیس سال کے ہیں،تو ذرا یہ دیکھیں آپ کے کتنے ہم عمر اس حد تک پہنچنے سے قبل ہی دنیا سے جا چکے ہیں۔جبکہ آپ ابھی تک زندگی کی نعمت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔اگر تیس کی دہائی کو چھو رہے ہیں،تو یہ دیکھیں کہ عین قوت وطاقت اور شباب کے دور میں آپ نے اپنی ابدی رہائش کے واسطے کیا کیا ہے؟ چالیس سال کو پہنچ کر آپ کے اندر کم از کم یہ شعور تو بیدار ہو کہ جوانی ڈھل چکی ہے،لیکن کیا میں لہو ولعب اور فریب دنیا سے نکل چکا ہوں؟ پچاس کو پہنچنے کے بعد آپ یہ تو دیکھیں کہ ایک صدی کا نصف حصہ میں کھا چکا ہوں،لیکن کیا اس نصف صدی میں میں نے اخروی زندگی کیلئے کون سا سرمایہ جمع کیا ہے؟ ساٹھ سال کی منزل آپ کو اس بات کا احساس دلائے کہ میں قبر کی دہلیز پہ کھڑا ہوں اور بلاوا کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔

اگر یہ باتیں آپ کے دل ودماغ کو چھوتی ہیں،احتساب کی ضرورت واہمیت اور اس کی افادیت کے آپ قائل ہیں تو آیئے اپنے ماضی میں ذرا جھانکیں اور دیکھیں کہ ...کتنی نمازیں ہم نے ضائع کی ہیں؟ کتنے جمعے ہماری غفلت کا شکار ہیں؟ ...کتنے روزے ہم نے چھوڑ دیے ہیں؟ ......کتنے زکاۃ ہیں،جن کی ادائیگی میں ہم نے بخل اور کنجوسی سے کام لیا ہے؟ ....حج کے کتنے مواقع ہمارے ہاتھوں سے نکل گئے ہیں؟ کتنے امور خیر ہیں جن میں ہم سستی کا شکار ہوئے ہیں؟.... کتنی برائیاں اور کتنے ہی منکرات ہیں،جن پر ہم خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں؟... کتنی ہی غلط نگاہیں ہم نے بے لگام چھوڑ دی ہیں؟ ......کتنی غلط باتیں اور بدگوئیاں ہیں،جو ہماری مشین کی طرح چلتی زبان سے وقتاً فوقتاً نکلتی رہتی ہیں؟.... کتنے بار ہم نے والدین کو خون کے آنسو رلائے ہیں؟ ......کس قدر ہم نے لاچار اور مجبور لوگوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں؟...... کتنے لوگوں کی مجبوریوں سے ہم نے فائدے اٹھائے ہیں؟ ......اور کتنے لوگ ہیں،جن کے حقوق ہم نے غصب کر رکھے ہیں؟!

آیئے اپنا جائزہ لیں اور فرصت کے ان لمحات میں اپنی اصلاح کی کوشش کریں،قبل اس کے کہ وہ وقت آجائے جب ہم پشیمان ونادم ہوں گے اور وہ پشیمانی وندامت ہمارے کچھ کام نہ آئے گی۔

إن أريد إلا الإصلاح ما استطعت وما توفيقي إلا بالله

قسط : ۹

آئینہ اہلحدیث

مولانا عبدالرشید انصاری رحمہ اللہ

مسلک اہل حدیث پر ایک اعتراض

ہمارے بعض کرم فرما یہ اعتراض کر کے پھولے نہیں سماتے کہ غیر مقلد اپنے آپ کو ''اہل حدیث'' کہہ کر اسلام کے بنیادی اور اولین مصدر تشریع ''قرآن پاک'' کے تارک ہوئے ہیں۔ ایسے معترضین ونکتہ چیں حضرات غور فرمائیں کہ لفظ ''اہل حدیث'' سے ائمہ لغت اور علمائے دین نے کیا مراد لیا ہے اور ساتھ ہی قرآن مجید میں یہ لفظ کن کن معانی میں استعمال ہوا ہے۔ باقی سنت نبوی کے محافظوں (محدثین) نے اس اصطلاح سے کیا معنیٰ لیا ہے؟ یہ تو واضح اور مشہور ہے۔ ائمہ حدیث کی اصطلاح میں رسول کریم ﷺ کے ذاتی اوصاف، اعمال اور فرامین کو ''حدیث'' کے اسم گرامی سے معنون وموسوم فرمایا ہے۔

قرآن پاک میں عام طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات کو ہی ''حدیث'' کہا گیا ہے۔☆

اللہ کے خلیل ﷺ خطبہ جمعہ کے موقع پر عام طور پر نہایت اہتمام سے بیان فرماتے تھے: ''فان خیر الحدیث کتاب اللہ'' **بلاشبہ بہترین حدیث اللہ کی کتاب (قرآن مجید)** ہے۔ کتاب وسنت کا علم وادراک رکھنے والے کسی شخص سے مخفی نہیں کہ نصوص شرعیہ میں قرآن مجید اور حدیث نبوی دونوں کو ''**حدیث**'' کے مبارک نام سے یاد فرمایا گیا ہے۔

ان حقائق کی روشنی میں ''اہلِ حدیث'' کا معنیٰ ہے: ''قرآن وحدیث پر چلنے والے''۔ پس جو بھی حقیقی معنی میں اہل حدیث ہونے کے شرف سے مشرف ہو اس کا دین اللہ کی وحدانیت اور پیغمبر اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے تقاضوں کی پابندی اس کا شیوہ ہوتا ہے۔

اہلِ حدیث کی ابتدا: بعض کرم فرما اس پاکیزہ منہج پر یہ بہتان بھی عائد کرتے ہیں کہ **فرقہ اہل حدیث کل کی پیداوار** ہے، بلکہ اس کی عمر بصد مشکل ایک صدی ہے۔ ایسے نکتہ چیں حضرات سے گزارش ہے کہ رب واحد کی عبادت اور اس کے فرامین

☆ قرآن مجید میں لفظ ''حدیث'' کے استعمال سے متعلق شذرہ آخر میں ملاحظہ کیجئے۔

(قرآن وحدیث) پر اپنی جان و مال نچھاور کرنے کا شرف اس امت میں سب سے پہلے خود رسول اللہ ﷺ نے حاصل فرمایا۔ پھر اس راہ کے خوش نصیب راہی اصحاب رسول ﷺ تھے اور آج تک افراد کتاب الٰہی اور سنتِ نبوی کو اپنا دستور العمل اور اصول دین قرار دینے میں سچے ہیں وہ سب یقیناً اہل حدیث ہیں۔

اس نکتے کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ جس دن سے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ بحیثیت پیغمبر اپنا مقدس فرض منصبی انجام دینا شروع فرمایا اسی دن اور اسی وقت سے اہل حدیث موجود ہیں۔ کیا قرآن وحدیث کل کی پیداوار ہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو اہل حدیث بھی اسی مبارک دور سے تعلق رکھتے ہیں۔

مسلک اہل حدیث کے بارے میں اکابرین ملت کے ارشادات گرامی

امام سفیان بن عیینہؒ: احناف کی معتبر کتاب ''حدائق الحنفیۃ'' میں ہے کہ حضرت سفیان بن عیینہؒ سے سوال کیا گیا: آپ اہل حدیث کیسے ہوئے؟ آپؒ نے ارشاد فرمایا: ''پہلے پہل امام ابوحنیفہؒ ہی نے مجھے اہل حدیث بنایا۔'' [اصلی اھل سنت والجماعت، مرتبہ: محمد حسن فاروقی ص۷۵] کیا امام ابوحنیفہؒ کل ہی پیدا ہوئے ہیں؟ امام سفیان بن عیینہؒ کو اہل حدیث بنانے والے امام ابوحنیفہؒ اہل حدیث نہ ہوں گے؟! حالانکہ آپ کا یہ فرمان ہے: ''اذا صح الحدیث فھو مذھبی''

امام سفیان بن سعید الثوریؒ: ''اہل حدیث زمین پر اللہ کے دین کے نگہبان ہیں۔''

بروز قیامت نجات یافتہ گروہ کون ہے؟ اس اہم ترین سوال کے جواب میں امام بخاریؒ کے استاد امام علی بن المدینیؒ فرماتے ہیں: ''ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہنے والے اس گروہ سے مراد اہل حدیث ہے۔'' [شرف اصحاب الحدیث]

امام اہل سنت احمد بن حنبلؒ: ''ہمیشہ حق پر رہنے والا گروہ اگر اہل حدیث نہیں ہے تو میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے؟'' [ایضاً]

عبداللہ بن المبارکؒ: ''ھم عندی اصحاب الحدیث'' وہ میرے نزدیک اہل حدیث ہیں۔

یزید بن ھارونؒ: ''جو گروہ قیامت تک حق پر ثابت قدم رہے گا، اس سے مراد اہل حدیث ہے۔'' [ایضاً]

الشیخ عبدالقادر جیلانیؒ: ''اہل حدیث ہی اہل سنت والجماعت ہے۔'' ہمیشہ حق پر رہنے والی جماعت سے متعلق آپ نے فرمایا: ''اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق امت کے تہتر فرقوں میں سے نجات پانے والا گروہ صرف اہل سنت

والجماعت ہے☆۔ پھر وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ''اہل سنت کا صرف ایک ہی گروہ ہے، اور یہی جماعت حدیث رسول ﷺ کے مطابق ہمہ قسم کی خرافات وفرقہ بندی سے کنارہ کشی اختیار کر کے قرآن وسنت پر گامزن ہے۔'' مزید فرمایا: ''اس کا صرف ایک ہی نام ہے اور وہ **اہل حدیث** ہے۔'' [غنية الطالبين ۔بحوالہ: اصلی اہل سنت والجماعت صفحہ 78]

دنیا میں پہلا اہل حدیث کون ہے؟

اس سوال کے جواب کے لیے جناب ابوبکر بن امام ابی داؤد السجستانیؒ نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث کی ترتیب وتدوین میں مصروف تھا۔ ایک رات میں نے خواب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شرف پایا۔ میں نے عرض کیا: ''میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔'' خازن رسول ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: '' انا اول صاحب حديث كان فى الدنيا'' ''میں دنیا کا پہلا اہل حدیث ہوں۔'' [تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۴]

امام اہل سنت والجماعت احمد بن حنبلؒ اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: '' **وهذا مذهب اهل العلم اصحاب الاثر اهل السنة المتمسكين بعروقها المعروفين بها المقتدئ بهم فيها من لدن اصحاب النبى ﷺ الى يومنا هذا**'' ''یہی عقیدہ اہل علم، اہل حدیث اور اہل سنت کا ہے جو سنت نبوی کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں اور یہی ان کا طرہ امتیاز ہے اور یہی لوگ حق کے پیشوا ہیں۔'' (عقيدة اهل السنة ص:۳)

ما ہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم — الا حدیث دوست کہ تکرار می کنیم

امام ابوبکر بن عیاشؒ اور امام احمدؒ فرماتے ہیں: اہل حدیث سے بہتر کوئی جماعت نہیں۔ یہ لوگ بار بار حدیث نبوی کے بارے میں پوچھتے ہیں اور ان پر عمل کرتے ہیں۔ بقول علامہ محمد فاخر زاہرؒ:

ما اہل حدیثیم دغا را نہ شناسیم — در قولِ نبیؐ چوں و چرا را نہ شناسیم

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اول تعلق باللہ، دوم حبِ رسول ﷺ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہر عمل سے پہلے قرآن پاک وسنت نبوی (حدیث الٰہی اور حدیث نبوی) سے اس کی دلیل اور تفصیل تلاش کی جائے۔ جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت سے گوہر مقصود حاصل ہو جائے تو غیر معصوم اصحاب علم ودانش سے منسوب اقوال واعمال کو دین کا مأخذ ہرگز نہ بنایا جائے۔

☆سنن ابن ماجه ۲/۱۳۲۲ عن عوف بن مالك وصححه فى الزوائد۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ ارشاد فرماتے ہیں: '' ان اهل الحديث من اعظم الناس يختار عن اقوال النبی ﷺ وارغب الناس فی اتباعها '' [منهاج السنة ۲/۲۵۲] ''اہل حدیث' رسول اللہ ﷺ کے فرامین کو سب سے زیادہ تلاش کرتے ہیں، اس کا علم حاصل کرنے کی تڑپ رکھتے ہیں اور اس کے اتباع کی سب سے بڑھ کر رغبت رکھتے ہیں۔''

دوسری جگہ فرماتے ہیں: '' فهم فی الاسلام كاهل الاسلام فی الملل يؤمنون بكل رسول وبكل كتاب لا يفرقون بين احد من الرسل ولم يكن من الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا '' [نقض المنطق ص:۳۳]

''اہل حدیث مسلمانوں میں سے ایسے ہی ہیں جیسے اہل اسلام تمام ادیانِ عالم میں۔ یہ ہر رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور ہر کتاب کی تصدیق کرتے ہیں۔ رسولوں کے درمیان کوئی فرق روا نہیں رکھتے اور ان کی طرح نہیں، جنہوں نے اپنے دین کو بانٹ لیا اور گروہوں میں بٹ گئے۔'' [تعارف اہل حدیث ص:۱۷]

امام ابن القیمؒ کا اعلان:

اسماء سميتموهم لها اهل الحديث — وناصری القرآن والايمان
سميتموهم انتم وشيوخكم — بهتاً بها من غير ما سلطان
وجعلتموها سبّة لتنفروا — عنهم كفعل الساحر الشيطان

''تم نے اہل حدیث کے لیے طرح طرح کے نام رکھ چھوڑے ہیں۔ جو ایمان و قرآن کے حامی ہیں۔ ان ناموں سے ذریعے تم عام لوگوں کو ان سے متنفر کرتے ہو، جو کہ جادوگروں کا شیوہ ہے۔

ما ذنبهم والله الا انهم — اخذوا بوحی الله والفرقان
وابوا بان يتخيروا لمقالة — غير الحديث و مقتضى القرآن

''اللہ کی قسم! ان کا جرم اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ اللہ کے دیے ہوئے احکام کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔ اور یہ لوگ قرآن و سنت کے سوا دوسروں کے اقوال کی حمایت میں دھڑے بندی نہیں کرتے۔

كم ذا مشبهة مجسمة نوا — بتة مشبهة جاهل فتان
والله يعلم انا فی وصفه — لم نعد ما قد قال فی القرآن
او قاله ايضاً رسول الله و — هو الصادق بالبرهان
او قاله اصحابه من بعده — فهم النجوم مطالع الايمان

''وہ کتنے ہی اللہ کو (مخلوق سے) تشبیہ دینے والے، اللہ پاک کے لیے (مخلوق کی طرح) جسم ماننے والے ،نوخیز (کم عمر) نوجوان ہیں جوعلم سے کورے اورفتنہ باز ہیں۔اللہ شاہد ہے کہ ہم اس (اللہ پاک) کی صفات کے بیان میں قرآن کی تصریحات نیز رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے بالکل تجاوز نہیں کرتے، جواپنے دلائل میں بالکل سچے ہیں۔''

''یہی عقیدہ آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام نے بھی بیان کیا ہے، جوراہ ہدایت پر روشنی کے مینار ہیں۔''

مولانا ملاّ علی قاریؒ، امام ابن تیمیہؒ اورابن القیمؒ کوامت محمدیہ کے اولیاء اوراہل سنت والجماعت کے اکابرین میں سے شمار کرتے ہیں۔[دیکھیے :شرف الشمائل ۱/۱٦۸ بحوالہ تعارف اہل حدیث ص:۱۸]

ان دونوں اکابرین کے ارشادات وافکار کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلک اہل حدیث ہی وہ واحد جماعت ہے جس نے احادیث رسول ﷺ کی حفاظت وحمایت میں عملی واعتقادی بدعات سے نبرد آزما ہوئے۔ان کو یہ اعزاز اورشرف بھی حاصل ہے کہ غیر معصوم بزرگوں کے آراء واقوال کوترجیح دے کرنصوصِ آیات اوراحادیث کو رد نہیں کرتے۔یہ واحد خالص اسلامی جماعت ہے، یہی لوگ ہمیشہ اہل بدعت کے طعنوں اور بدگوئیوں کا نشانۂ ستم بنے رہے ہیں۔

اربابِ ندوۃ العلماء لکھنؤ کا تاریخ ساز منشور:

یہ منشورندوۃ العلماء کی سالانہ رپورٹ سال دوم میں روزِ روشن کی طرح چمک رہا ہے۔اس کا یہ جملہ قابل قدر اور لائق توجہ ہے:''اہل حدیث اورحنفیہ کا اختلاف دراصل وہی اختلاف ہے جوابتداء سے حنفیہ اورشافعیہ وغیرہ میں چلا آرہا ہے، جسے ناحق تل سے پہاڑ بنایا گیا ہے۔'' [اهل حديث كا مذهب ص۱٤]

﴿استدراک﴾ قرآن کریم میں اسم مفرد ''حدیث'' بائیس مرتبہ،جمع ''احادیث'' پانچ اورفعل ''حدّث یحدّث'' تین،یعنی کل تیس (۳۰) الفاظ وارد ہوئے ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

[۱] ان میں سے پانچ نے مراد خاص قرآن مجید ہے: ﴿**اللہ نزل احسن الحدیث**﴾[الزمر ۲۳]، ﴿**ان لم یؤمنوا بهٰذا الحدیث اسفا** ۞﴾[الکھف ٦]، ﴿**افمن هٰذا الحدیث تعجبون** ۞﴾[النجم ۵۹]، ﴿**افبهٰذا الحدیث انتم مدهنون** ۞﴾[الواقعة ۸۱]، ﴿**فذرني ومن یکذب بهٰذا الحدیث**﴾[القلم ٤٤]۔

[۲] چھ مقامات پرانبیاء کرام اوران کی امتوں کےقرآنی واقعات مراد ہیں: ﴿**وهل اتک حدیث موسیٰ** ۞﴾[طٰہ ۹]، ﴿**هل اتک حدیث ضیف ابراهیم المکرمین** ۞﴾[الذاریات ۲٤]، ﴿**هل اتک حدیث**